عمرہ کرکے حدود حرم سے باہر حلق کروایا، تو حکم

دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar-13351 تاریخ: 13-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے ایک دوست پاکستان سے عمرہ کرنے گئے، انہوں نے عمرہ کرنے کے بعد حلق یا قصر نہیں کروایا، بلکہ مقام تنعیم میں مسجد عائشہ زیارت کے لیے چلے گئے اور وہیں تنعیم کے مقام پر ہی عدم علم کی وجہ سے عمرے کا حلق کروالیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے ان پر دم لازم ہے یا نہیں؟ اگر دم لازم ہو، تو دم کے بجائے اس کی رقم یہاں پاکستان میں ہی شرعی فقیر کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص کا حدود حرم سے باہر مقام تنعیم پر عمرے کا حلق کروانا اگرچہ عدم علم کی وجہ سے ہو، ترک واجب، ناجائز و گناہ ہے، جس سے توبہ کرنا اس پر لازم ہے اور اس پر اس واجب کو چھوڑنے کی وجہ سے ایک دم واجب ہے۔ اور اس صورت میں دم کی جگہ اتنی رقم کسی شرعی فقیر کو نہیں دے سکتے۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ عمرے کے مناسک کی ادائیگی کے بعد حدود حرم میں ہی حلق یا قصر لازم ہوتا ہے، کیونکہ حلق یا قصر کے لیے حرم کا مکان خاص ہے اور حرم سے باہر حل یا آفاق میں اگر کوئی حلق یا قصر کرتا ہے، تو اس پر دم لازم ہو جاتا ہے، اگرچہ حرم سے باہر حلق کروانے پر بھی احرام کی پابندیاں ختم

ہو جاتی ہیں اور مقام تنعیم حدود حرم سے باہر حل میں واقع ہے، لہذا وہاں عمرے کا حلق کروانے کی وجہ سے دم لازم ہے اور دم کے بجائے پیسے وغیرہ نہیں دے سکتے، کیونکہ بلاکسی عذر کے جرم، جرم اختیاری ہے اور جرمِ اختیاری کے ارتکاب پر جہاں دم واجب ہو، وہاں دم دینا ہی لازم و متعین ہوتا ہے، تو اس کی بجائے روزے رکھنا یا صدقہ دینا یا محض توبہ کر لینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ دم ہی دینا ہوتا ہے، اس کے بجائے کوئی اور چیز کفایت نہیں کرتی، البتہ دم کی ادائیگی فی الفور لازم نہیں ہوتی، بلکہ بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے، اس میں تاخیر گناہ نہیں ہے ۔یاد رہے دم سے مراد قربانی کی شرائط پر پورا اترنے والا ایک جانور (بکرا، بکری، بھیڑ وغیرہ) حدود حرم میں ذبح کرنا ہے۔

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے:" یجب دم لو حلق للحج أو العمرة في الحل لتوقته بالمکان" ترجمہ: اگر کسی شخص نے حج یا عمرہ کا حلق حِل میں کیا، تو اُس پر ایک دم واجب ہے، کیونکہ حلق کا حکم حدودِ حرم سے مخصوص ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد 07، صفحہ 246، دار الثقافۃ والتراث، دمشق)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:"حلق حرم میں نہ کیا، حدودِ حرم سے باہر کیا۔۔۔تو دم ہے۔" **(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 761، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

مقام تنعیم مسجد عائشہ حدود حرم سے باہر مقام حل میں واقع ہے ، جیسا کہ " ستائیس واجبات حج" میں ہے:"مکہ مکرمہ میں رہنے والا شخص اگر عمرہ کرنا چاہتا ہے، تو اس کو حدودِ حرم سے باہر جاکر احرام باندھنا ضروری ہو گا۔ حرم کی حدود کے اندر سے احرام نہیں باندھ سکتا، حرم کی حدود کے باہر جہاں سے بھی چاہے احرام باندھ سکتا ہے، افضل یہ ہے کہ مقامِ تنعیم یعنی مسجدِ عائشہ سے احرام باندھے (کہ وہ حرم سے باہر ہے)۔" **(ملخص از ستائیس واجباتِ حج، صفحہ 52، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

مناسک علی القاری میں ہے:" اذا فعل شیئا من ذلک علی وجہ الکمال ای مما یوجب جنایۃ کاملۃ بان لبس یوما او طیب عضوا کاملا ونحو ذلک فان کان ای فعلہ بغیر عذر فعلیہ الدم عینا ای

حتما معینا وجزما مبینا لایجوز عنه غیرہ بدلا اصلا" ترجمہ: جب محرم نے مذکورہ کسی چیز کو علی وجہ الکمال کیا یعنی اتنی مقدار میں کہ جس سے جنایت کامل ہو جائے، مثلاً: ایک دن لباس پہنا یا ایک پورے عضو کو خوشبو لگالی وغیرہ تو اگر محرم نے کسی عذر کے بغیر ارتکابِ جرم کیا ہو، تو اس پر معین ولازمی طور پر دم دیناواجب ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز اس کا بدل اصلاً نہیں ہو سکتی۔

(مناسک علی القاری، صفحہ551،مکۃ المکرمہ)

مناسک علی القاری میں ہے:" حیث وجب الدم عینا لایجوز عنہ ای بدلہ غیرہ من الصدقۃ والصوم والقیمۃ ای لا قیمۃ الھدی ولا قیمۃ الصدقۃ وانما یسقط بالاراقۃ فی الحرم" ترجمہ: جہاں معین طور پر دم واجب ہے، اس کے بدلے کوئی دوسری شے یعنی صدقہ فطر ادا کرنا یاروزہ رکھنا یا صدقہ فطر یا ہدی کی قیمت دیناجائز نہیں، بلکہ حرم میں دم کا جانور قربان کرنے سے ہی دم ساقط ہو گا۔

(مناسک علی القاری، صفحہ569،مکۃ المکرمہ)

امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:" اگر بے عذر ایک دن کامل یا ایک رات کامل یا اس سے زائد سر چھپارہا، تو خاص حرم میں ایک قربانی ہی کرنی ہو گی جب چاہے کرے، دوسرا طریقہ کفارہ کا نہیں۔" **(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ713، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

مناسک علی القاری میں ہے:"(والتخصیص) أي في التوقيت للتضمين أي بالدم (لا) للتحلل فلو حلق أو قصر في غير ما توقت به لزمه الدم، ولكن يحصل به التحلل في أي مكان وزمان" ترجمہ: مکان کی تخصیص وتوقیت فقط وجوبِ دم کے معاملے میں ہے، احرام سے نکل جانے کے معاملے میں نہیں، لہذا اگر کوئی شخص مخصوص جگہ (حرم) کے علاوہ حلق یا قصر کرواتا ہے، تو اُس پر دم لازم آئے گا، لیکن وہ احرام کی پابندیوں سے ضرور باہر آجائے گا، خواہ وہ کسی بھی جگہ یا وقت حلق کروائے۔

(مناسک علی القاری، صفحہ325،مکۃ المکرمہ)

لباب المناسک میں ہے:" اعلم ان الکفارات کلھا واجبۃ علی التراخی فلا یاثم بالتاخیر عن اول وقت الامکان ویکون مودیالا قاضیا فی ای وقت ادیٰ وانما یتضیق علیہ الوجوب فی آخر عمرہ فی

وقت يغلب على ظنه ان لو لم يؤده لفات فان لم يؤد فيه فمات اثم ويجب عليه الوصية بالاداء والافضل تعجيل اداء الكفارات “ ترجمہ: جان لو کہ تمام کفارے علی التراخی واجب ہیں، لہٰذا ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود تاخیر کرنے پر گنہگار نہیں ہو گا، جب بھی ادا کرے گا، ادا ہی ہو گا، قضا نہیں ہو گا، البتہ عمر کے آخری حصے میں جب اسے موت کا ظن غالب ہو جائے کہ اب ادا نہ کیا تو کفارہ ذمہ پر باقی رہ جائے گا، تو اسی وقت کفارہ ادا کرنے کا وجوب متوجہ ہو گا اور بغیر ادا کیے فوت ہو گیا، تو گنہگار ہوا اور کفارہ ادا کرنے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ افضل یہ ہے کہ کفارے جلدی ادا کر دے۔

(لباب المناسک، صفحہ542، مکۃ المکرمہ)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اِس فصل میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بھیڑ یا بکری ہو گی، اور بدنہ اونٹ یا گائے، یہ سب جانور اُن ہی شرائط کے ہوں، جو قربانی میں ہوں۔“ **(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ757، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

15ذو القعدۃ الحرام 1446ھ/13مئی 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے